مشائخ واکابر علماء دیوبند
اور
زعماء ملت کے مکاتیب

شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے نام

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کو اللہ تعالیٰ نے جس طرح اپنے تلامذہ و مستفیدین اور متعلقین و مخلصین میں محبوبیت عطا فرمائی تھی اسی طرح اپنے معاصرین اور اپنے اساتذہ و اکابرین کے بھی محبوب نظر تھے حضرت شیخ الحدیث کے نام اکابر علماء دیوبند، مشاہیر اساتذہ علم شیوخ، اکابر علماء، فضلاء اور معروف سکالروں و دانشوروں کے خطوط آیا کرتے تھے۔ جو تاریخ ساز شخصیتیں تھیں ان کے کئی خطوط بھی تاریخ ساز ہوتے ہیں ان سے مکتوب نگار کے احساسات اور کئی دوسرے صفات و خصائل کے ساتھ مکتوب الیہ کی شخصیت اور احوال و کوائف نکھرتے ہیں۔ جنہیں آپ کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا سمیع الحق مدظلہ نے ملک و بیرون ملک کے شخصیات کے خطوط کو حروف تہجی کے اعتبار سے فائل کر لیا ہے ہر فائل میں دسیوں خطوط ہیں جب کہ فائلوں کی تعداد بھی سینکڑوں میں ہے۔ جو دارالعلوم اور الحق کے ریکارڈ میں محفوظ ہیں۔ اس پورے ذخیرۂ مکاتیب پر کام شروع ہے جو ایک ضخیم کتاب کی صورت میں شائع ہوں گے ترتیب و کتابت کا کام شروع کر دیا گیا ہے تاہم ہم نے یہاں ان مکاتیب میں سے بعض کا بطور نمونہ انتخاب کیا ہے تاکہ ضخامت بھی نہ بڑھنے پائے اور قارئین کو بھی افادہ ہو اور انہیں اپنے ذوق کی تسکین اور دلچسپی کا سامان بھی مل سکے۔

یقین ہے قارئین ہمارے اس انتخاب اور گلدستہ مکاتیب کی قدر کریں گے اس لئے کہ یہ ان لوگوں کے مکاتیب اور خلوص بھری تحریریں ہیں جو علم و عمل، اخلاص و للہیت، طہارت و تقویٰ اور ظاہر و باطن کے توافق کے لحاظ سے اپنے زمانے کے ممتاز اور عہد آفرین شخصیات اور کی حیثیت رکھتے تھے ان مکاتیب سے حضرت شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح اخلاق، علمی عظمت، دارالعلوم حقانیہ اور اس کیساتھ زعماء ملت کے قلبی تعلق، دعاؤں و توجہات ادارہ اور خود حضرت شیخ الحدیث کی خدمت دین، وسعتِ تعلق، احترام اساتذہ واکابر، شان محبوبیت اور ارباب علم و فضل سے تعلقات پر بھی روشنی پڑتی ہے۔ بکثرت بابت پر حواشی مولانا سمیع الحق کے ہیں اور "س" سے اشارہ ان کی جانب ہے ایہ حواشی کافی عرصہ قبل لکھے گئے ہیں۔ (ع ق ح)

مکاتیب طیب

حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب قاسمی
مہتمم دارالعلوم دیوبند۔

> حضرت حکیم الاسلام رحمۃ اللہ علیہ کے شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کے نام خطوط اور روح پرور مکاتیب بھی ایک مستقل ضخیم کتاب بن سکتے ہیں مگر نمبر کے مجموعہ ضخامت کے پیش نظر بعض اہم مکاتیب کا انتخاب کیا جا رہا ہے۔

(۱) گرامی خدمت جناب مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ

بعد سلام مسنون آنکہ گذشتہ چند ماہ کے عرصہ میں جناب نے جس محنت اور تعلیمی سلسلہ میں حسنِ کارکردگی کا ثبوت دیا ہے خدام دارالعلوم اس کی قدر کرتے ہیں۔ اور آئندہ کے لئے جناب سے اچھی توقع رکھتے ہیں ایسی حالت میں بے انصافی ہوگی۔ اگر ایسے حضرات کی حوصلہ افزائی نہ کی جائے چنانچہ جناب کی قابلیت شہرت اور مقبولیت کے پیش نظر یکم محرم الحرام ۱۳۶۳ھ سے جناب کو مستقل کیا جاتا ہے۔ اور یکم ہی سے جناب کی اصلی تنخواہ مبلغ ساٹھ روپے ماہوار جاری کی جاتی ہے۔ اطلاعاً تحریر ہے۔

(۲)

محترم و معظم حضرت الاستاذ مولانا عبدالحق صاحب زید مجدکم السامی

السلام علیکم۔ گرامی نامہ نے سرفراز فرمایا۔ الحمد للہ آپ کے بے ریا خلوص جذبۂ خدمت اور سمع و طاعت کا اعتراف میرے صحیفۂ قلب پر ثبت ہے آپ کی ذات میرے لئے ایک نمونہ ہے۔ اگر ہم سب دارالعلوم کے دائرہ میں ایسا ہی نمونہ پیش کریں۔ تو ہماری ترقی کا دائرہ بہت وسیع ہو جائے۔

مجلس انتظامیہ نے آپ کی استقلال کی پرزور سفارش کی ہے۔ امید ہے کہ شوریٰ میں قطعی کامیابی ہوگی ——— بحمد للہ خاندان میں خیریت ہے۔ دارالعلوم میں صحت کی رفتار اچھی ہے۔ شہر میں ہیضہ کے واقعات ہو رہے ہیں۔ دعا سے خیر فرمائیے۔ محمد اعظم سلمہ کی حالت اب پہلے سے بہتر ہے

عزیزی قاری محمد سالم سلام عرض کرتا ہے۔ حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون واستدعاد دعا عرض فرما دیجئے۔ ۱۷ ۹/۶۲ھ

(۳)

برادرم محترم زید مجدکم السامی

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ گرامی نامہ مورخہ ۶ ۱۰/۶۲ھ موصول ہوکر کاشف حالات ہوا۔ آپ عریضہ دیکھ کر روانہ ہو جائیں۔ کیونکہ ۱۶-۱۷ سے اسباق شروع ہوجانے کا احتمال اور سعی بھی ہے۔ اس لئے پہلے پہنچ جانا ضروری ہے۔ میرا عریضہ آپ کو انشاء اللہ پرسوں گیارہ شوال کو مل جاوے گا۔ آپ جمعہ تک دیوبند پہنچ جائیں، اسباق سے پہلے امتحان داخلہ وغیرہ کی ضروریات میں بھی حضرات اساتذہ کی شرکت ضروری ہوتی ہے۔ والد صاحب قبلہ کی خدمت میں سلام نیاز حضرت نائب[1] صاحب اور دوسرے حضرات سلام فرماتے ہیں۔ ۹ ۱۰/۶۲ھ

(۴)

حضرت المحترم زید مجدکم السامی

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ بحمد للہ مع الخیر رہ کر مستدعی خدمت مزاج گرامی ہوں۔ دارالعلوم کی بعض ضروریات کے سلسلہ میں جناب سے چند امور میں گفتگو کرنی ہے۔ اور اس میں عجلت بھی ہے۔ اس لئے درخواست ہے کہ جناب پہلی گاڑی سے دیوبند کا قصد فرمالیں۔ اور عریضہ ملاحظہ فرماتے ہی روانہ ہو جائیں۔ آمد و رفت کا کرایہ یہاں پہنچ کر ادا کیا جائے گا۔ اس عریضہ کو اہم سمجھیں اور مہربانی فرما کر روانگی میں عجلت سے کام لیں۔ یہاں کے دوسرے اکابر کے مشورہ سے یہ عریضہ تحریر کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ اور عریضہ دیکھتے ہی قصد فرمایا جاوے گا۔ والسلام ۱۰ ۱۰/۶۲ھ

(۵)

حضرت المحترم زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ کل ایک عریضہ ارسال خدمت کر چکا ہوں۔ جس میں تشریف آوری کے لئے استعجال ظاہر کیا تھا۔ اب زیادہ عجلت نہیں رہی۔ اس لئے کافی غور و خوض کا موقع ہے۔ چونکہ ابتدائی عریضہ مجمل صرف طلب پر مشتمل تھا۔ اور کل کے عریضہ میں مقصد بھی ظاہر کیا گیا ہے۔ اس لئے جناب بھی غور فرمالیں۔ اور میرے عریضہ کا انتظار فرمالیں۔

حضرت والد صاحب کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے اور مزاج پرسی فرما دیجئے مفصل عریضہ دوسرے وقت روانہ کروں گا۔ (۱۱ ۳/۶۲)

(۶)

محترم المقام زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ کہ بحمد اللہ یہ احقر مع الخیر رہ کر مستدعی خیریت مزاج گرامی ہے دارالعلوم میں اسباق شروع ہو چکے ہیں۔ لیکن آپ[2] کے اور مولانا عبدالحق صاحب[3] نافع اور مولانا محمد شریف[4] کے نہ پہنچنے سے سخت ہرج اور نقصان واقع ہو رہا ہے۔ دارالعلوم کی ضروریات کے پیش نظر یہ تجویز ذہن میں آئی ہے۔ کہ آپ اور دو حضرات وہ باہم مراسلت کے بعد کوئی تاریخ متعین فرمالیں اور اس تاریخ میں لاہور پہنچ جائیں۔ لاہور سے ایک تو ہوائی جہاز کی سروس دہلی کو چلتی ہے۔ جس میں عام لوگ سفر کر سکتے ہیں۔ لیکن اس میں آپ کا آنا کسی طرح مناسب نہیں ہوگا۔ کہ وہ آپ کو دہلی پہنچائے گی۔ اور دہلی خود خطرناک حالات سے گذر رہی ہے۔ نیز دہلی سے دیوبند پہنچنا بھی بحالات موجودہ سخت مشکل اور خطرناک ہے۔ البتہ لاہور کے با اثر افراد کی کوشش سے فوجی جہاز میں آپ کو جگہ مل جائے تو وہ لاہور سے آپ کو سہارنپور پہنچا دے گا۔ سہارنپور سے دیوبند کا سفر بھی گو کس حد تک مشکل ہے۔ لیکن بہرحال آمد و رفت جاری ہے۔ اور آپ حضرات کا پہنچنا انشاء اللہ ممکن ہو سکے گا۔ لاہور سے سہارنپور تک کے ہوائی جہاز کے کرایہ میں ریل کے تھرڈ یا انٹر کلاس کا کرایہ جو آپ دیں گے۔ آپ کے حساب میں وضع کر کے زائد صرفہ مدرسہ ادا کرے گا۔ امید ہے کہ آپ تینوں حضرات باہم مراسلات کے بعد لاہور پہنچنے کی کوئی تاریخ متعین فرمالیں گے۔ اور لاہور کی اس سعی کی بابت بھی اس میں مشورہ فرمالیں گے۔ اور اگر ارادہ تشریف آوری کا کیا جائے گا۔ تو بذریعہ ہوائی ڈاک یا تار اس کی مجھے اطلاع دی جائے گی۔ مولانا عبدالحق صاحب نافع اور مولانا محمد شریف کا پتہ آپ کو لکھ رہا ہوں۔ تاکہ آپ ان سے براہ راست خط و کتابت کر سکیں۔ مجھے توقع ہے کہ مدرسہ کی موجودہ ضروریات کے پیش نظر آپ بنام خدا سفر کا ارادہ فرمالیں گے۔ اور

---

[1] مولانا مبارک علیؒ نائب مہتمم المتوفی ۱۳۸۸ھ ۱۳۵۰ھ تا وفات نائب مہتمم رہے۔

[2] ۱۹۴۷ء کے ہولناک واقعات نے تقسیم کی شکل میں راستے مسدود کر دیئے۔ مکتوب الیہ مدظلہ بھی تعطیلات رمضان (۱۳۶۶ھ) میں گھر تشریف لائے تھے۔ ان تینوں جید اساتذہ سے یکایک دارالعلوم میں جو کمی واقع ہو رہی تھی اس کا پر کرنا امر دشوار تھا۔ اس خط میں بلکہ تقسیم کے بعد بھی کافی عرصہ تک دارالعلوم دیوبند سے کافی کوشش جاری رہی کہ یہ حضرات کسی طرح وہاں پہنچ کر تدریسی کام دوبارہ شروع کر سکیں۔ مگر حالات کے غیر یقینی اور مخدوش ہونے کی وجہ سے حضرت مکتوب الیہ مدظلہ کے والد بزرگوار مرحوم ایسے حالات میں دیوبند جانے کی اجازت دینے پر آمادہ نہیں ہو رہے تھے۔ ادھر مشیت ایزدی کو اسی سرچشمۂ فیض سے دارالعلوم حقانیہ کی شکل میں ایک نہر جاری کرانا منظور تھا۔ اور بہت جلد بغیر اسباب و وسائل پردۂ غیب سے یہ دینی ادارہ ظہور پذیر ہوگیا۔ (س)

[3] علامہ مولانا عبدالحق نافع کاکاخیل

[4] حال شیخ الحدیث مدرسہ خیر المدارس ملتان۔ (س)

حق تعالیٰ کے فضل وکرم سے یقین ہے۔ کہ وہ بخیریت آپ کو منزلِ مقصود تک پہنچا دے گا۔ دارالعلوم میں بحمد اللہ خیریت ہے۔ امید ہے کہ آپ بھی بخیریت ہوں گے۔ والسلام ۳۰ ۱۰/۶۶ ھ

دونوں حضرات کے پتے۔

۱۔ مولانا عبد الحق نافع۔ مقام زیارت کاکا صاحب تحصیل نوشہرہ صوبہ سرحد

۲۔ مولانا محمد شریف صاحب کشمیری۔ مقام رام۔ پتن کیٹر پوسٹ پلندری ریاست پونچھ کشمیر۔

(۷)

حضرت المحترم زیدت معالیکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، ۔ گرامی نامہ صادر ہوا۔ آپ کی خیریت سے اطمینان ہوا۔ دارالعلوم میں بحمد اللہ تو اس پورے[۱] دورِ اطمینانی میں امن و اطمینان رہا۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل واحسان ہے۔ ضلع سہارنپور میں مختلف مواقع پر ہنگامے اور فسادات ہوئے۔ مگر اب پندرہ بیس دن سے الحمد للہ کلی امن وسکون ہے۔ سہارنپور کے موجودہ کلکٹر نے نہایت تندہی اور تدبّر سے کام لیا اور اکرم امن قائم کر دیا۔ اب تقریباً پورے ملک میں بہ نسبت سابق کے امن واطمینان ہے۔ جو کمی ہے وہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ آپ حضرات کی دعاؤں اور توجہات سے پوری ہو جائے گی۔ اس دورِ بے امنی میں البتہ جو جانیں آبرو دیئں، اموال تلف ہوئے ان کا کوئی تدارک نہیں ہے۔ سب سے زیادہ صدمہ دہلی اور مشرقی پنجاب کی تباہی کا ہے۔ صوبہ کا صوبہ ہی اکھڑ گیا۔ دہلی گیارویں مرتبہ اجڑی۔ اور اس کے آثار تمدن برباد ہوئے۔ مگر یہ محض اللہ کا فضل ہے۔ کہ دارالعلوم اور اس کے کاموں پر کوئی آنچ نہیں آئی۔ بحمد اللہ تعالیٰ تعلیم کا کام بدستور سابق جاری ہے۔ البتہ آپ حضرات کی کمی محسوس ہو رہی ہے آپ کے اسباق باہم بانٹ لئے گئے ہیں۔ دارالعلوم کے اجزاء و اعضاء نے قیامِ امن کے لئے کافی مساعی کیں اور فسادات کے رخنے بند کیے والحمد للہ۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کلی امن وسکون دے اور فرقہ وارانہ فسادات سے نجات عطا فرمائے ملک کے ہر فرد کو حقیقی آزادی اور حقیقی آسائش میسر آئے آمین۔ آپ حضرات بہر حال قیامِ امن کے بعد ہی تشریف لا سکتے ہیں۔ دونوں حکومتیں غالباً اس کی سعی تو کر رہی ہیں۔ کہ یہ موانع اٹھ جائیں۔ اور اس کے ساتھ سفر شروع ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ نیتوں کو درست فرمادیں اور ملک کا ہر ہر فرد اس سعی میں لگ جاوے کہ اس ملک سے منافرت دور کرنی ہے۔ اور امن واتحاد پیدا کرنا ہے۔ اب تک کی پیدا کردہ منافرت[۲] نے ملک کو سخت نقصان پہنچایا ہے سیدین مرحومین کا حادثہ حقیقتاً شدید ہوا۔ اللہ کی مرضی تھی۔ مرضیٔ مولیٰ از ہمہ اولیٰ۔ دعا میں یاد فرمایا جاوے۔ والسلام ۲۳ ۱/۶۷ ھ

(۸)

حضرت مخدومی المحترم زید مجدکم

بعد سلام مسنون عرض ہے کہ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا یاد آوری کا ممنون ہوں۔ آپ حضرات کی جدائی شاق ہے۔ مگر مجبوری کیا کیا جاوے۔ تعلیمی سلسلہ میں آپ کے نہ ہونے سے خصوصاً کمی محسوس ہو رہی ہے۔ تاہم اسباق کا بندوبست کر لیا گیا ہے۔ اس سال تو گویا تشریف آوری مشکل ہی ہے۔ وقت بھی تعلیم کا اب دو ہی ماہ رہ گئے ہیں۔ حق تعالیٰ عافیت رکھے تو سالِ آئندہ ہی انشاء اللہ آمد ہو گی۔ پرسانِ حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون۔ یہاں بحمد اللہ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ کل[۳] سالم سلمہ کا نکاح ہے بعد جمعہ۔ دعا خیر وبرکت فرمائیے۔ متعلقین کی خدمت میں سلام مسنون۔

طلبہ[۴] کی جمعیت کی طرف رسالہ دارالعلوم[۵] کا شکریہ پہنچا تھا۔ ان سب سے میرا سلام فرما دیجئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں علم نافع عطا فرما دے۔ ۱۳ ۶/۶۷ ھ

(۹)

حضرت مولانا المحترم دام مجدکم

سلام مسنون! کئی دن ہوئے آپ کا خط ملا تھا۔ میں اسی دوران میں عدیم الفرصت رہا۔ اور چند سفر بھی پیش آ گئے۔ اس لئے جواب میں تاخیر ہوئی۔ آپ نے اپنے وطن میں جو مدرسہ[۶] قائم فرمایا ہے اس کے حالات معلوم کر کے مجھے دلی مسرت ہوئی۔ دل وجان سے دعا کرتا ہوں کہ حق تعالیٰ اس مدرسہ کو ترقی عنایت فرما دے۔ آپ حضرات کو دینی اور علمی خدمات کی زیادہ سے زیادہ توفیق میسر ہو۔ اور عام مسلمان دینی علوم سے بہرہ ور ہوں حسب المطلب فارم جدید[۷] وقدیم آج کی ڈاک سے ارسال ہے، دستور جدید ابھی تک طبع نہیں ہوا

---

[۱] تقسیم پاک وہند کا پُر آشوب زمانہ۔ "س" [۲] اور اب تو اس منافرت کے عفریت کی تباہ کاریاں روزِ روشن کی طرح ظاہر و باہر ہو چکی ہیں

[۳] دیوبند کے شرفاء میں سے تھے اور حضرت قاری صاحب مدظلہ کے قریبی رشتہ دار تھے اس پر آشوب دور میں ہنگاموں کے دوران جام شہادت نوش کیا ایک کا نام سید محتشم تھا۔ دوسرے بھی ان کے سگے بھائی تھے جن کا نام اس وقت معلوم نہ ہو سکا۔

[۴] حضرت مدظلہ کے بڑے صاحبزادے مولانا قاری محمد سالم قاسمی مدرس دارالعلوم دیوبند۔

[۵] دارالعلوم حقانیہ کی جمعیۃ الطلبہ مراد ہے۔ [۶] دارالعلوم دیوبند کا علمی ودینی ترجمان ماہنامہ دارالعلوم۔

[۷] دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک۔ [۸] مدرسہ کے تمام دفتری اور انتظامی امور کو مادر علمی دیوبند ہی کی نہج پر چلانا تھا۔ اور اس سلسلہ میں اس طرح کا غذات طلب کیے جاتے تھے۔

طباعت کے بعد ارسال خدمت ہوگا۔ دارالعلوم میں الحمدللہ خیر و عافیت ہے جناب نائب مہتمم صاحب، اہل دفتر اور تمام پرسانِ حال حضرات سلام فرماتے ہیں۔ اپنی خیریت اور حالات سے گاہ بگاہ اطلاع فرماتے رہیں۔ والسلام، ۱۱/۱۲/۶۸ھ

(۱۰)

محترم المقام زید مجدکم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ گرامی نامہ نے مجھے ممنون فرمایا۔ آپ کی یادآوری اور محبت وخلوص سے بیحد خوشی ہوئی۔ حق تعالیٰ آپ حضرات کے اس تعلق ومحبت کو قائم رکھے۔ اور آپ کا یہ محبوب ادارہ ہمیشہ آپ کی خدمات انجام دیتا رہے۔ یہاں بحمداللہ خیر وعافیت ہے۔ اور حالات روبہ اعتدال ہیں۔ دارالعلوم میں سب اساتذہ وطلبہ عافیت سے ہیں۔ جملہ پرسانِ حال حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ امید ہے۔ کہ آپ کے مزاج بخیر ہوں گے۔ والسلام ۱۳-۱-۹۶ھ

(۱۱)

حضرت المحترم زید فضلکم۔

بعد سلام مسنون عرض ہے۔ احقر بحمداللہ مع الخیر ہے۔ امید ہے کہ مزاج گرامی مع متعلقین بعافیت ہوگا۔ عرصہ سے ارادہ کر رہا تھا۔ کہ مافی الضمیر لکھوں۔ مگر سہو ونسیاں کا اللہ بھلا کرے۔ اس محنت سے سبکدوشی رہی۔ آج ایک محرک پیدا ہوگیا۔ اس لئے عرض کرنے کی نوبت آگئی۔ مجھے ایک چوغہ یا لمبے کوٹ کی ضرورت ہے جو عموماً اونی پٹو کے بنے ہوئے ہوتے ہیں اون پر آستین اور پشت اور سامنے ساز بھی سلا ہوا ہوتا ہے۔ میرے پاس چترال کے پٹو کا ایک چوغہ ہے ایسی مگر وہ پندرہ سال کے استعمال سے اب ناقابلِ انتفاع ہوگیا ہے۔ سنئے کی ضرورت ہے کہ یہ چوغے عموماً شتری رنگ کے ہوتے ہیں اس لئے حسب ذیل امور کی رعایت فرماکر ایک چوغہ خرید لیا جائے۔ چوغہ کا رنگ وہی شتری ہو یا بادامی رنگ کا مائل بسفیدی یا سرمئی رنگ جو مائل بسفیدی ہوتا ہے۔ اوس پر جس ساز یعنی حاشیہ پر بیل داغ اور دامنوں کے کونوں پر جو (.....؟.....) سلے ہوئے ہوتے ہیں۔ چوغہ کے رنگ سے الگ اور ممتاز ہوں۔ یعنی کپڑے اور ساز کا رنگ ایک نہ ہو، ورنہ وہ ساز نمایاں نہیں رہتا۔

چوغہ کا انداز شیروانی کا سا ہو۔ مگر گھیر یعنی دامنوں کی چوڑائی کافی ہو۔ گھیر اچھا ہو۔ اس میں چار جیبیں ہوں دو نیچے مگر دو سامنے نہ ہوں۔ بلکہ ان کا دہانہ پہلو میں ہو۔ اور دو سینہ پر جس میں گھڑی وغیرہ رکھی جا سکے میرا بدن آپ کے بدن ہی کی پیمائش کا ہے۔ لہٰذا آپ پہن کر اپنے بدن سے اُسے مطابق فرمالیں۔ اکثر بنے بنائے بھی مل جاتے ہیں۔ یا بنوالیا جائے۔ اس کی جو قیمت ہو بندہ کو لکھ دیا جائے وہ آپ کے پاس پہنچ جائے گی۔ چوغہ کے بھیجنے کی صورت یہ ہے کہ جناب یہ چوغہ حسب ذیل پتہ پر بھجوادیں۔ وہاں سے میرے پاس پہنچ جائے گا۔ بشرطیکہ مارچ کے مہینے کے اندر اندر لائل پور پہنچ جائے

حضرت مولانا محمد صاحب لائل پور محلہ سنت پورہ مدرسہ تعلیم الاسلام۔

امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں۔ جب سے یہ چترالی چوغہ پھٹا، روئی کا چوغہ نہیں پہنا جاتا۔ اس لئے تکلیف، دی گئی۔ تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں۔ سب حضرات اساتذہ کی خدمت میں سلام مسنون۔ والسلام امید ہے کہ جواب سے سرفراز فرمایا جائے گا ۹/۵/۷۲

(۱۲)

حضرت المکرم المحترم زید فضلکم۔

سلام مسنون نیاز مقرون کے بعد عرض ہے کہ بحمداللہ مع الخیر رہ کر مستدعی خیریت مزاج گرامی ہوں۔ آج بذریعہ بھائی محمد اختر صاحب لاہور سے چوغہ پہنچا تبرک بھی ہے، تزئین بھی ہے، تجمل بھی ہے اور تذکرہ بھی ہے۔ انتہائی خوشی ومسرت ہوئی۔ جناب کا اتنی توجہ فرمانا اور زحمت فرمانا باعث مسرت وابتہاج ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے مراتب میں بلندی اور ترقی عطا فرمائے۔ بدن پر بھی مطابق آیا۔ ہر طرح سے اعلیٰ وبہتر ہے۔ اب بے تکلف عرض ہے کہ اس کی قیمت بھی تحریر فرمادی جائے۔ یہاں بحمداللہ تعالیٰ بہمہ وجوہ خیریت ہے۔ نائب صاحب سلام فرماتے ہیں۔ اور سب طرح خیریت ہے۔ پرسانِ حال حضرات کی خدمت میں سلام فرمادیں۔ آپ حضرات کی جدائی واقعہ یہ ہے، شاق ہے، مگر مرضئ خداوندی مدرسہ میں خیریت ہے مدرسہ حقانیہ کے حضرات کو سلام مسنون اور استدعا دعا۔ والسلام ۱۶/۳/۷۲ھ

(۱۳)

حضرت المخدوم المحترم زیدت معالیکم۔

سلام مسنون نیاز مقرون۔ آں محترم کے کئی والا نامے شرف صدور لائے اور احقر نے جوابات تحریر کرکے سپرد ڈاک کیے۔ مگر اس والا نامہ سے جو ۱۷ شوال ۱۳۷۶ھ کا تحریر فرمودہ ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ میرے عرائض دستیاب نہیں ہوئے۔ مخدوما! بندہ تو آپ حضرات کی زیارت کا خود خواہش مند ہے مگر آپ حضرات گھر بلاتے ہیں۔ اور گھر کے دروازہ پر مضبوط قسم کا قفل لگا کر جب ویزہ نہ ملے تو حاضر کس طرح ہوں۔ گزشتہ سال ذی قعدہ کے مہینہ میں ویزہ ملا تھا۔ مگر کئی ماہ کی سعی کے بعد اس سال وہ سعی جو کئی ماہ سے جاری ہے بے سود ثابت ہوئی۔ اس لئے بجز حسرت وافسوس اور کیا کیا جائے۔ میری غرض پاکستان حاضر ہونے سے آپ ہی بزرگوں کی زیارت اور اقرباء سے ملاقات ہوتی ہے، میں تو دل وجان سے حاضری کے لئے مستعد ہوں۔ مگر میرے بس میں کچھ نہیں۔ اس وقت سعی بھی نہیں ہو سکتی، کیونکہ امسال حج کا قصد ہے۔ انشاء اللہ وسط ذی قعدہ میں دیوبند سے روانگی ہوگی۔ جس کے کل ستائیس اٹھائیس دن باقی ہیں۔ اس لئے اب جو بھی سعی ویزہ کے لئے ہو سکتی ہے وہ حج سے واپسی کے بعد ہی ممکن ہے۔ دعا فرمادیں کہ حق تعالیٰ حج میرور کے ساتھ مع الخیر واپسی نصیب فرمادیں۔ اور پھر آپ حضرات کی زیارت کا موقع بھی عطا فرمادیں۔ ڈیرہ غازی خاں سے بڑی لڑکی اور کراچی سے چھوٹی لڑکی

بار بار لکھ رہی ہیں۔ انہیں بھی یہی لکھا ہے کہ تم لوگ اگر یہاں آسکو تو آکر مل جاؤ۔ میری حاضری سردست جوئے شیر لانے کے برابر ہو رہی ہے۔ بہرحال دعا کا خواستگار ہوں۔ اور زیارت کا خود طلبگار پرسانِ حال حضرات کو سلام مسنون عرض ہے۔ امید ہے کہ مزاج سامی بعافیت ہوگا۔ والسلام ۱۸ ذی الحجہ ۷۶ھ

(۱۴)

حضرت المحترم زید مجدکم۔

سلام مسنون، نیاز مقرون۔ تعزیت نامہ باعثِ تسلی ہوا۔ آپ نے اس ہمہ گیر غم میں[1] ہم لوگوں کو یاد رکھا۔ اور ہمارے شریک غم ہوئے اس کا دلی شکریہ قبول فرمائیے۔ آپ کے پیغامِ تعزیت سے مجروح دلوں کو بہت تسلی اور تسکین حاصل ہوئی۔ حق تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ حضرت مدنی کو اعلیٰ علیین میں مقام کریم بخشے۔ پسماندوں کو صبر جمیل دے۔ اور دارالعلوم اور ملک کو حضرت کا بدل نصیب فرمادے آمین۔ امید ہے کہ مزاجِ گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام۔

(۱۵)

نحمدہٗ ونصلی۔

حضرت المخدوم المحترم زید مجدکم السامی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ مکرمت نامہ مع عیاد سالم[2] و مسودہ تقریر[3] شرفِ صدور لایا۔ ہدیہ مسودہ کا شکریہ کس زبان سے ادا کروں۔ وہاں کی قیام میں سیری نہیں ہوئی۔ آپ کو حق تعالیٰ نے جن امور خیر کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ وہ آپ ہی کا حصہ ہے۔ حق تعالیٰ برکت دے اور دارالعلوم حقانیہ کو روز بروز ترقیات عطا فرمائے۔

مسودۂ تقریر پہنچ گیا ہے۔ اس قیام کے دوران میں بہت ہی مشکل معلوم ہو رہا ہے۔ کہ میں اس مسودہ کو دیکھ سکوں۔ ہر وقت لوگ گھیرے رہتے ہیں یا پھر جلسے اور مجامع ہیں۔ تاہم سعی کروں گا۔ کہ اس قیام کے دوران اس مسودہ کو دیکھ سکوں۔ اگر دیکھ پایا تو بذریعہ ڈاک رجسٹری کر دوں گا۔ صاحبزادہ صاحب[4] کی خدمت میں سلام مسنون۔ چونکہ آپ کا بہت بہت شکریہ عرض ہے۔ دعا کا مستدعی ہوں۔ والسلام۔ ۳۱ جنوری ۵۹ھ

(۱۶)

حضرت المحترم زید مجدکم السامی۔

سلام مسنون نیاز مقرون۔ تقریر کا مسودہ نظرثانی کرنے کے بعد ارسال ہے۔ کاتب نے نہایت ہی ظلم کیا کہ چھوٹے چھوٹے اوراق پر مسودہ لکھا۔ نہ حاشیہ چھوڑا نہ صفحہ پڑا رکھا۔ اس لئے مجھے حذف و ازدیاد میں سخت دشواری پیش آئی۔ پھر میری تعبیر پوری طرح ادا نہیں کی اس لئے گویا مجھے سارا مسودہ از سرنو خود ہی لکھنا پڑا۔ تاہم باوجود غیر معمولی مصروفیت کے رات دن لگ کر اسے مرتب کیا۔ کئی راتیں ایک ایک بجے اور دو دو بجے تک جاگ کر مسودہ میں ترمیمات کیں۔ کیونکہ دن میں لوگوں کا ہجوم رہتا تھا۔ رات ہی کو کچھ وقت ملتا تھا۔ اب آپ اسے نہائت احتیاط سے صاف کرائیں سمجھدار قسم کا کاتب ہوگا تو لکھ سکے گا۔ اور پھر مقابلہ کرایا جائے، تب کاتب کاپی نویس کے حوالہ کی جائے۔ نام اس کا "انسانی فضیلت کا راز" مناسب ہوگا۔ یا جو آپ حضرات مناسب سمجھیں۔ ریل پر جانے میں صرف دو گھنٹہ باقی ہیں اس لئے بعجلت عریضہ لکھ کر مع مسودہ کے رجسٹری ارسال ہے۔ سب سے سلام۔ امید ہے دیوبند مطلع فرمادیں۔ والسلام ۱۶ جنوری ۵۹ھ

(۱۷)

نحمدہٗ ونصلی۔ حضرت المحترم المعظم زیدت معالیکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ گرامی نامہ میں احقر کے سفر اکوڑہ خٹک کی تفصیلات دریافت فرمائی گئی ہیں۔ بجواب مکرمت نامہ[5] عرض ہے کہ عرصہ سے حضرت مولانا عبدالحق صاحب زید مجدہٗ مہتمم دارالعلوم حقانیہ یاد فرما رہے ہیں کہ میں اکوڑہ کے اس دارالعلوم کے سالانہ جلسہ میں شرکت کروں۔ دیوبند بھی مولانا کے کئی والا نامے پہنچے۔ بندہ نے بھی بشرط حاضری پاکستان وعدہ کر رکھا تھا۔ کہ ضرور حاضری کی سعادت حاصل کروں گا۔ چنانچہ کراچی پہنچتے ہی

---

[1] حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس سرہٗ العزیز سانحۂ ارتحال پر تعزیتی خط کے جواب میں جو علم و عرفان جہاد و عزیمت کی دنیا کے لئے ایک ہمہ گیر و عالم گیر غم کا واقعہ تھا۔ "درس" [2] حضرت مولانا محمد سالم قاسمی حضرت قاری صاحب مدظلہٗ کے فرزند اکبر حال مدرس دارالعلوم دیوبند۔ (س)

[3] دارالعلوم حقانیہ کے تاریخی اجلاس دستار بندی، مورخہ ۷، ۸ ربیع الثانی ۱۳۷۸ھ مطابق ۲۰-۲۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء میں حضرت حکیم الاسلام نے رات کی نشست میں علم کی فضیلت اور انسانیت کے امتیاز اور شرافت کے موضوع پر ایک نہایت ہی عالمانہ تقریر فرمائی جسے مولانا شیر علی شاہ نے حتی الوسع قلمبند کرنے کی سعی کی پھر حضرت مدظلہٗ کی خدمت میں نظرثانی کے لئے بھیجی گئی۔ حضرت نے باوجود گوناگوں مصروفیات کے نظرثانی ہی نہیں بلکہ اپنے الفاظ میں گویا سارا مسودہ از سرنو خود ہی لکھ دیا۔ اور اس کا عنوان "انسانی فضیلت کا راز" تجویز فرمایا۔ جسے احقر نے عنوانات وغیرہ کے ساتھ شائع کیا۔ (س) [4] احقر راقم الحروف (س)

[5] مولانا محمد سالم صاحب کیلئے۔ [6] یہ خط مشہور عالم اور مجاہد جنگِ آزادی مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی مرحوم کے نام لکھا گیا ہے۔ پچھلے خط میں حضرت کی آمد دارالعلوم حقانیہ کا ذکر آیا ہے ان کے واپس جانے پر ایک مقامی مدرسہ نے حسبِ معمول قاری صاحب مدظلہٗ کی رپورٹنگ ایسے انداز میں کی کہ سب کچھ اپنے کھاتہ میں ڈالنے کی سعی کی گئی تھی۔ مولانا مفتی محمد نعیم لدھیانوی مرحوم بھی جلسہ دستار بندی میں حسب معمول شریک تھے انہوں نے اخبارات میں یہ غلط رپورٹنگ پڑھی اور قلبی تعلق و محبت کی بناء پر اسکی وضاحت قاری صاحب مدظلہٗ ہی سے کروائی۔ یہ خط ترجمان اسلام میں بھی شائع کروایا۔ اور پھر اصل خط کو اپنے مکتوب ۱۸ کے ساتھ ناچیز کے نام ارسال فرمایا۔

احقر نے اطلاع دی۔ مگر دارالعلوم کا جلسہ یکم نومبر ۱۹۵۸ء کو طے شدہ تھا۔ جس کا اخبارات میں اعلان بھی شائع ہو چکا تھا، ان تاریخوں میں میری شرکت کی کوئی صورت نہیں تھی۔ کہ میں ۲۱ اکتوبر کا دن وہاں گزار سکوں۔ حضرت مولانا نے بکمال عنایت جلسہ کی شائع شدہ تاریخوں کو منسوخ کر کے جلسہ کی تاریخیں ۲۱، ۲۲ اکتوبر ۱۹۵۸ء رکھیں۔ اور دوبارہ اعلانات جاری کیے۔ چنانچہ احقر ۲۰ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو شب میں اکوڑہ پہنچا۔ اسٹیشن پر دارالعلوم حقانیہ کے تمام اساتذہ اور طلبہ موجود تھے۔ انتہائی محبت و خلوص سے خیر مقدم فرمایا۔ اور میں دارالعلوم کی نو تعمیر شدہ عمارت میں فروکش ہو گیا۔ ظاہر ہے کہ جب دعوت نامہ حضرت مولانا عبدالحق صاحب کی طرف سے پہنچا تھا۔ تو قیام دارالعلوم ہی میں ہو سکتا تھا۔ کہیں اور ٹھہرنے کے کوئی معنے ہی نہ تھے۔ اکوڑہ کی حاضری کا مقصد بھی محض دارالعلوم ہی کے جلسہ کی شرکت تھی۔ تقریباً چوبیس گھنٹہ قیام رہا۔ اور یہ مدت دارالعلوم ہی میں گزری۔ ۲۱ اکتوبر ۱۹۵۸ء کو شب کے اجلاس میں حسب پروگرام شرکت ہوئی اس نشست میں دارالعلوم کے تقریباً ۳۰ فارغ شدہ فضلاء کی دستار بندی ہوئی وہ احقر کے ہاتھوں عمل میں آئی دستار بندی کے بعد تقریباً تین گھنٹہ احقر کی تقریر ہوئی۔ جسے دارالعلوم کے فضلاء نے قلمبند کیا۔

حضرت مولانا عبدالحق صاحب نے تقریر کا یہ مسودہ آدمی کے ہاتھ میرے پاس لاہور بھیجا ہے تاکہ احقر اس پر نظر ڈال کر اس میں ضروری ترمیم و اصلاح کرے۔ دارالعلوم اس کے شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ بہر حال اکوڑہ کی حاضری صرف دارالعلوم حقانیہ کے جلسہ کے لئے ہوئی۔ اس کی دعوت پر ہوئی۔ اور اس میں چوبیس گھنٹہ قیام رہا۔ اور اس کے پروگراموں میں پورا وقت صرف ہوا۔ اس دوران میں مولانا ...... نے جامعہ میں حاضری کے لئے کئی بار فرمایا۔ مگر وقت نہیں تھا۔ اس لئے معذرت کرتا رہا۔ لیکن پیہم اصرار پر اتنا عرض کر سکا کہ واپسی میں روانگی کے وقت اسٹیشن جاتے ہوئے پانچ منٹ کے لئے جامعہ کی عمارت میں اتر کر دعا میں شرکت کروں گا۔ چنانچہ حسب وعدہ چونکہ واپسی کے وقت اسٹیشن کے راستہ میں جامعہ کی عمارت پڑتی تھی۔ احقر اترا جامعہ کے حضرات اساتذہ و طلبہ نے خیر مقدم فرمایا۔ اور سپاسنامہ بھی پیش فرمایا۔ جس کے جواب میں پانچ چھ منٹ میں احقر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے نصیحت کے طور پر چند کلمات بھی عرض کیے اور اسی وقت اسٹیشن پر پہنچ گیا۔ جہاں دارالعلوم کے ذمہ دار اکابر پہلے سے موجود تھے۔ اس طرح یہ سفر پورا ہوا امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام۔ ۱۹/۸/۷ھ

(۱۸)

برخوردار طولعمرہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، امید ہے ہر طرح خیریت سے ہونگے روانگی کے وقت اسٹیشن پر جو وعدہ کیا تھا، یاد ہوگا۔ لیکن ایفاء کی توفیق نہ ہوئی۔ جامعہ اسلامیہ والوں کا کارنامہ نظر سے گزرا دارالعلوم اسلامیہ لاہور کی خصوصی دعوت پر جانا ہوا۔ تو ترجمان اسلام کا وہ پرچہ ساتھ لیتا گیا۔ قاری طیب صاحب دام لطفہ، کو دکھلایا تو حیران ہوئے۔ میں نے عرض کیا کہ اس کا تدارک ضروری ہے۔ فرمایا کہ کیا صورت ہو۔ میں نے عرض کیا کہ میں چند سوالات لکھتا ہوں۔ آپ اس کا جواب تحریر فرمادیں۔ تو کسی اخبار کو روانہ کر دیا جائیگا۔ آپ نے اس کو پسند فرمایا۔ چنانچہ آپ نے جواب مرحمت فرمادیا۔ جو کہ سوال و جواب کی شکل میں ترجمان اسلام میں مطیع الحق کے فرضی نام سے شائع کرا دیا گیا ہے۔ اصلی جواب میرے نام مرحمت فرمایا ہے۔ جو کہ بغرض ثبوت آپ کو روانہ کر رہا ہوں۔ اپنے والد ماجد مدظلہ، کی خدمت میں پیش کریں۔ اور میرا سلام بھی عرض کردیں۔ اور دعا کی درخواست بھی پیش کریں۔ اور اپنی خیریت اور دیگر ضروری حالات سے مطلع فرماتے رہیں۔ آپ کو لکھنے کی عادت ہو جائے گی۔ اس جواب پر جامعہ اسلامیہ والوں کے تاثرات بھی ضرور تحریر فرمادیں۔ فرضی نہ ہوں، واقعی ہوں۔ آپ کے نہ ہوں، بلکہ ان کے ہوں۔

واقفین حضرات کی خدمت میں سلام مسنون عرض ہے۔ بندہ محمد نعیم عفی عنہ،
خطیب جامع مسجد، منڈی بہاؤالدین ۱۵/۱۱/۵۸ھ

(۱۹)

حضرت المحترم زید مجدکم۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ جو باعث تسلی و طمانیت ہوا۔ آنمحترم کی توجہ فرمائی کا بہت بہت شکر گزار ہوں۔ میرے سابقہ عریضہ میں جس گرانی کا اظہار کیا گیا تھا۔ وہ درحقیقت ..... آپ کی اجازت یا ایماء سے اخبارات میں گئی ہوگی۔ اور وہی بات گرامی نامہ سے واضح بھی ہو گئی کہ یہ رپورٹ آپ کے معائنہ اور اذن سے بالا بالا بھیجدی گئی۔ بہر حال اس گرامی نامہ سے تسلی ہوئی اور میں ان پرچوں کا منتظر رہوں گا جس کے ارسال فرمانے کی طرف گرامی نامہ میں ایماء فرمایا گیا ہے۔ حق تعالیٰ جناب کے مراتب بلند فرمائے امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت ہوگا۔ والسلام ..... عزیز سالم سلمہ الحمد للہ، بعافیت ہیں۔ ان کا سلام قبول فرمایا جائے۔ جناب نائب مہتم صاحب اور مولانا معراج الحق صاحب بھی اس وقت یہیں تشریف فرما ہیں۔ سلام کہتے ہیں ۱۲/۸/۲ھ

(۲۰)

حضرت المحترم زید مجدکم

سلام مسنون نیاز مقرون۔ گرامی نامہ نے مشرف فرمایا۔ تبریک حج کا شکر گزار ہوں۔ حق تعالیٰ مبارک یاد دینے والے بزرگوں کو سلامت باکرامت رکھے آپ ہی جیسے بزرگ فضلاء سے دیوبند کا نام روشن ہے۔ حق تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمادیں۔ اور آپ کی علمی اور عملی مقاصد کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے آمین

آپ سے ملنا خود سعادت ہے۔ اور سعادت کا خواہاں کون نہیں۔؟
مگر لے لیسا آرزد کہ خاک شدہ" کل کراچی کے قصد سے روانہ ہو رہا ہوں۔ دس پندرہ دن کراچی میں قیام رہے گا۔ دو چار دن ڈیرہ غازی خاں اور دو ایک دن لاہور وغیرہ میں یہی تین مقامات درج ہیں۔ معلوم نہیں کہ نومبر میں ذیقعدہ ملے یا نہ ملے۔ مل گیا تو جلسہ میں حاضری کی سعی کروں گا۔ امید ہے کہ مزاج گرامی بعافیت